© rasailojaraid.com

۲- قربانی کے بعض مسائل

۱- کیا قربانی صوم و صلوٰۃ کی طرح فرض ہے؟ مال و دولت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنا کفر ہے؟ گناہِ کبیرہ ہے؟ گناہِ صغیرہ ہے؟

۲- دو دانت بکری، بکرا یا گائے خریدنے کی طاقت ہونے کے باوجود بغیر دو دانت کا مینڈھا یا دنبہ قربانی کرنا جائز ہے؟

۳- جانور کا دو دانت والا ہونا قربانی کی شرط ہے۔ کیا مینڈھا یا دنبہ اس شرط سے مستثنیٰ ہیں؟

۴- ایک گائے میں قربانی کے سات حصے ہیں، کیا ایک گائے میں سات لڑکیوں کے عقیقے ہو سکتے ہیں؟

۵- ایک گائے میں کچھ حصے قربانی کے، اور کچھ حصے عقیقے کے ادا ہو سکتے ہیں؟ مثلاً آج کل عید کی آمد آمد ہے۔ اگر عید سے کچھ دن پہلے کسی کے گھر لڑکا یا لڑکی پیدا ہو جائے تو وہ قربانی کی گائے میں عقیقے کا حصہ لے سکتا ہے؟ کیا اس طرح عقیقہ ادا ہو جائے گا؟

(سائل نصیر الدین، کوٹ چھٹہ، ضلع ڈیرہ غازیخان)

جوابات

۱- قربانی شعائرِ اسلامیہ میں سے ہے۔ اسے اگرچہ صوم و صلوٰۃ کی طرح فرض نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم اسلامی شعار ہونے کی بناء پر اس کی اہمیت اور حیثیت مسلّم ہے اگر کوئی شخص اس کی مشروعیت ہی کا انکار کر دے تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور بوجہ سستی و غفلت ترک کرنے والا عاصی اور گناہ گار ہے۔

ترمذی شریف میں ہے:

”إِنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَأَعَادَهَا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عَلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ؟" (جامع الترمذی ۲۵۸/۲)

"ایک شخص نے ابنِ عمرؓ سے قربانی کے متعلق پوچھا، "کیا یہ واجب ہے" آپؓ نے جواباً فرمایا کہ "اللہ کے رسولؐ نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔" سائل نے بار بار سوال دہرایا تو آپؓ نے فرمایا، "اس بات کا مفہوم سمجھتے ہو، کہ آنحضرتؐ نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔ (یعنی تمہارا اس کے وجوب و عدمِ وجوب کا سوال بے معنی ہے)!"

اسی طرح ترمذی ہی میں ابنِ عمرؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے اور قربانی کرتے رہے۔"

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ قربانی سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس کے تارک کے لیے احادیث میں وعید بھی آئی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ "جو شخص صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔" (ابن ماجہ) پس قربانی کا تارک گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے۔

۳-۲ : قربانی کا جانور خواہ اونٹ ہو، خواہ گائے، خواہ بکری بھیڑ، ان سب کا دودانتا ہونا شرط ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

"لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ۔" (الحدیث)

کہ "مسنّہ یعنی دودانتے جانور کے سوا کوئی جانور ذبح نہ کرو۔ ہاں اگر جانور کم ہوں یا نہ ملتے ہوں تو بھیڑ کا جذعہ یعنی کھیرا جانور ذبح کیا جا سکتا ہے۔"

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور کا دودانتا ہونا شرط ہے۔ بھیڑ۔ دُنبا، بینڈھا وغیرہ کا کھیرا جانور مجبوری کی صورت میں قربان کیا جا سکتا ہے۔

۵-۴ : ایک گائے میں سات لڑکیوں کے عقیقے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ احادیث میں عقیقہ کا بیان یوں آیا ہے، کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف

© rasailojaraid.com